93842- فجر طلوع نہ ہونے کے گمان سے بیوی کے ساتھ جماع کر لیا

سوال

میں نے بیوی سے جماع کیا تو مجھے یہ علم نہ تھا فجر طلوع ہو چکی ہے، اور فجر کی اذان بھی ہو چکی ہے، یہ میرے علم میں بالکل نہ تھا مجھے توقع تھی پانچ بجکر کچھ منٹ پر اذان ہونے والی ہے، لیکن بعد میں واضح ہوا کہ اذان تو پونے پانچ بجے ہوتی ہے، اب اس کا حل کیا ہے، آیا میرے اور بیوی کے ذمہ کفارہ لازم آتا ہے، کیونکہ ہم دونوں کی اس کی رغبت تھی، اور ہم چوبیس گھنٹے قبل ہی سفر سے واپس آئے تھے، جس کی بنا پر ہمیں نمازوں کے اوقات کا علم نہ تھا، جب ہم پہنچے تو دوسرے دن صبح رمضان کا اعلان ہو گیا ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو معاملہ ایسے ہی جیسا آپ نے بیان کیا ہے تو آپ دونوں پر کوئی چیز لازم نہیں آتی، کیونکہ جس نے روزہ توڑنے والا کوئی عمل اس گمان سے کیا کہ ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی، اور پھر یہ واضح ہوا کہ فجر طلوع ہو چکی تھی، تو علماء کرام کے اقوال میں راجح یہی ہے کہ اس پر قضاء نہیں ہے، چاہے روزہ توڑنے والا عمل کھانا پینا ہو یا جماع.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ کھانے پینے، اور جماع وغیرہ جو روزہ توڑ دیتی ہیں اس سے انسان کا روزہ تین شروط سے ٹوٹتا ہے :

1– اسے علم ہو، اور اگر اسے علم نہ ہو کہ یہ چیز روزہ توڑ دیتی ہے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، بلکہ گناہ اس میں ہے جو تمہارے دل کے ارادہ سے ہو، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے}.الاحزاب (5).

اور اس لیے بھی کہ ارشاد ربانی ہے :

.{اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے غلطی ہو جائے تو ہمارا مؤاخذہ نہ کرنا}..

تو اللہ تعالی نے فرمایا : میں نے ایسا کر دیا.

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"میری امت سے بھول چوک اور غلطی اور جس پر انہیں مجبور کر دیا جائے معاف کر دی گئی ہے"

اور جاہل شخص مخطی یعنی غلطی کرنے والا ہے، اگر اسے علم ہوتا وہ ایسا نہ کرتا، تو اگر وہ جہالت کی بنا پر روزہ توڑنے والی کسی چیز کا مرتکب ہو اس پر کچھ نہیں، اور اسکا روزہ صحیح اور مکمل ہے، چاہے وہ وقت سے جاہل ہو یا حکم سے جاہل.

حکم سے جاہل ہونے کی مثال یہ ہے کہ :

روزہ توڑنے والی کسی چیز کا ارتکاب اس خیال سے کرلے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، مثلا اگر کوئی اس خیال سے سنگی لگوالے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، تو ہم یہ کہینگے : آپ کا روزہ صحیح ہے، اور آپ پر کچھ گناہ نہیں.

وقت سے جاہل ہونے کی مثال یہ ہے :

اسکا خیال ہو کہ ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی، اور وہ کھا پی لے تو اس کا روزہ صحیح ہے.

2–اسے یاد ہو، اگر بھول کر ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا.

3–اس کے اپنے اختیار سے ہو، اور اگر اس کے اختیار کے بغیر ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا" انتہی.

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (280/19).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے یہ سوال بھی کیا گیا :

ایک شخص کی نئی نئی شادی ہوئی اور وہ بیوی کے پاس رات کے آخری حصہ میں اس خیال سے گیا کہ ابھی رات باقی ہے لیکن اچانک اس وقت نماز اقامت ہونے لگی، اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں، آیا اس پر کچھ ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

نہیں، اس پر کچھ لازم نہیں، نہ تو گناہ ہے، اور نہ ہی کفارہ، اور نہ قضاء کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{تو اب ان (بیویوں) کے ساتھ مباشرت کرو، اور رات کے سیاہ دھاگے سے دن کا سفید دھاگہ ظاہر ہونے تک کھاتے پیتے رہو}.البقرۃ (187).

تو تینوں سب کے سب برابر ہیں : بیوی سے ہم بستری کرنا، اور کھانا پینا یہ برابر ہیں، اور ان میں فرق کرنے کی کوئی دلیل نہیں، یہ سب کے سب روزے کے ممنوعہ کام میں شامل ہوتے، اور اگر جہالت یا بھول اور غلطی کی بنا پر ان میں سے کوئی کر لیا جائے تو اس پر کچھ لازم نہیں آتا" انتہی.

ماخوذ از : اللقاء الشہری (ماہانہ ملاقات).

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ آپ دونوں پر کچھ بھی لازم نہیں، نہ تو کفارہ لازم آتا ہے، اور نہ ہی قضاء، یہ اس وقت ہے کہ اگر آپ نے اس دن روزہ رکھا تھا.

لیکن اگر آپ نے اس دن کا روزہ اس خیال سے نہیں رکھا کہ جماع سے روزہ باطل ہو گیا ہے، تو پھر آپ کے ذمہ صرف اس روزے کی قضاء ہے.

واللہ اعلم.